چند معمولی جرائم کی سزائیں دیکھیے: (۱) جعلی یا نا قابل قبول چیک کی سزا 3 سال۔ (۲) کسی غیر قانونی جلسے جلوس کو منتشر کرنے والے پولیس کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کی سزا تین سال قید و جرمانہ (۳) کسی کے دودھ کا دانت توڑنے پر ایک سال قید۔ (۴) کسی کے بال نوچنے، اکھاڑ دینے پر تین سال قید (۵) کار، موٹر سائیکل، اسکوٹر چوری کی سزا 7 سال قید (۶) دھوکہ دہی اور فراڈ کی سزا ایک سال قید اور جرمانہ (۷) کسی جانور کو ہلاک یا اپاہج کرنے کی سزا 2 سال قید وجرمانہ۔ (۸) سڑکوں پر نشاندہی کے نشانات کو نقصان پہنچانے یا ضائع کرنے پر سزا ایک سال۔

دیکھیے اتنے معمولی جرائم کے لیے ایک سے سات سال تک سزائے قید و جرمانہ ہے؛ مگر سپریم کورٹ کے احکامات پر عمل نہ کرنے، کھلے عام مذاق اڑانے اور تضحیک کرنے کی سزا صرف چھ ماہ، اور اس میں بھی عدلیہ مہینوں کے التوا اور ٹال مٹول کے بعد بھی فیصلہ دے؛ تو عوام کس طرح ایسے نظام پر بھروسہ و اعتبار کر سکتے ہیں۔ ہم یہ سوچنے میں حق بجانب ہیں کہ پرانا نظامِ قضاء آج کے نام نہاد جمہوری نظامِ عدل سے ہزارہا بہتر تھا۔

[بشکریہ: المنبر جون 2012ء]

میرے لیے یہ قرآن ''شاہ کلید'' ہے

[انتخاب: بنیامین حمید اللہ]

میں قدیم و جدید فلسفہ، سائنس، معاشیات، سیاسیات وغیرہ پر اچھی خاصی ایک لائبریری دماغ میں اتار چکا ہوں؛ مگر جب آنکھیں کھول کر قرآن کو پڑھا تو واللہ یوں محسوس ہوا کہ جو کچھ پڑھا تھا، سب ہیچ تھا، علم کی جڑ اب ہاتھ آئی ہے۔ کانٹ، ہیگل، نٹشے، مارکس اور دنیا کے تمام بڑے بڑے مفکرین اب مجھے بچے نظر آتے ہیں۔ بے چاروں پر ترس آتا ہے کہ ساری عمر جن گتھیوں کو سلجھانے میں الجھتے رہے، جن مسائل پر بڑی بڑی کتابیں تصنیف کر ڈالیں پھر بھی حل نہ کر سکے، ان کو اس کتاب نے ایک ایک دو دو فقروں میں حل کر کے رکھ دیا ہے۔ اگر یہ غریب اس کتاب سے ناواقف نہ ہوتے تو کیوں اپنی عمریں اس طرح ضائع کرتے۔ میری اصلی محسن بس یہی ایک کتاب ہے، اس نے مجھے بدل کر رکھ دیا ہے، حیوان سے انسان بنا دیا، تاریکیوں سے نکال کر روشنیوں میں لے آئی۔ ایسا چراغ میرے ہاتھ میں دے دیا کہ زندگی کے جس معاملے کی طرف نظر ڈالتا ہوں، حقیقت اس طرح برملا مجھے دکھائی دیتی ہے کہ گویا اس پر کوئی پردہ ہی نہیں ہے۔

مسائلِ حیات کے جس قفل پر اسے لگاتا ہوں، وہ کھل جاتا ہے۔ جس رب نے یہ کتاب بخشی ہے اس کا شکر ادا کرنے سے میری زبان عاجز ہے۔

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

کرپشن کا سنگ میل

رشوت معاشرے کا خطرناک کینسر

اسلم عبدالحکیم گیلتھاوی

رشوت کی تعریف: ''وہ چیز جو انسان کسی حاکم یا غیر حاکم کو اس مقصد کے تحت دیتا ہے کہ فیصلہ اس کے حق میں ہو یا اس کے من پسند منصب پر فائز کرے۔ خواہ وہ چیز مال ہو یا اس شخص سے حاصل ہونے والی کوئی منفعت ہو یا اس کی طرف سے کسی قسم کی ادائیگی ہو'' رشوت کہلاتی ہے۔ ''حاکم'' سے مراد یہاں قاضی ہے۔ ''غیر حاکم'' سے مراد ہر وہ شخص جس سے رشوت دینے والے کی غرض اور مفاد پورا ہونے کی توقع ہو۔ خواہ وہ حکومت کا والی ہو، کسی محکمہ کا ملازم ہو، کوئی مخصوص کام اس کے سپرد ہو۔ تاجروں، کمپنیوں اور زمینداروں کا گماشتہ ہو۔ رشوت دینے والے کو راشی اور لینے والے کو مرتشی کہتے ہیں۔ جبکہ عرف عام میں رشوت لینے والے کو راشی اور دینے والے کو مرتشی کہا جاتا ہے۔

مہلک مرض: رشوت انسانی سوسائٹی کا وہ بدترین مہلک مرض ہے جو معاشرے کی رگوں میں زہریلے خون کی مانند نفوذ اور سرایت کر کے پورے معاشرے اور نظام انسانیت کو بری طرح کھوکھلا اور تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ رشوت ظالم کو پناہ اور مظلوم کو جبراً ظلم اور ناانصافی برداشت کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ جس کے ذریعے سے گواہ، وکیل اور حاکم سب کو ناحق کو حق ثابت کرنے پر ابھارا جاتا ہے۔ جس سے پوری انسانیت کا نظام متأثر ہو جاتا ہے۔ اور معاشرہ تباہی و بربادی کی طرف چلا جاتا ہے۔

قومی امانت میں خیانت: رشوت قومی امانت میں سب سے بڑی خیانت ہے۔ جج ہو یا گورنر، وزیر ہو یا سیکرٹری۔ دفتری نظام ہو یا عدالتی حتی کہ کوئی ادارہ، خواہ اس کا تعلق کسی بھی شعبہ سے ہو سب ملک، قوم اور ملت کی امانت ہیں، جب تک یہ سب قانون، اخلاق اور حق وانصاف کے لیے بے لاگ اور بے غرض محافظ رہیں گے، انسانیت عدل وانصاف اور رحمت وراحت سے مالا مال رہے گی، اور لوگ سکھ اور چین کی زندگی گزاریں گے۔ لیکن اگر رشوت کے نشے سے انسانیت کے یہ محافظ بدمست ہو جائیں تو عدل وانصاف اور حق وامانت کے سارے تار و پود بکھر جائیں گے۔ اور معاشرہ تباہی کی عمیق وادیوں میں گرتا چلا جائے گا۔

رشوت کینسر سے بھی خطرناک: رشوت کینسر سے بھی زیادہ خطرناک مرض ہے، جس کی جڑیں سماج میں دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ نقد روپیہ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے، کبھی سفارش، ہدیہ اور تحفہ کی شکل میں، کبھی نفع میں حصہ دار بن کر، کبھی کسی کو منصب وملازمت دے کر، کبھی جنسی لذت حاصل کر کے اور کبھی مرغوب کھانوں اور پر تکلف دعوتوں کے ذریعے پیٹ کی آتما پوری کر کے نمودار ہوتا ہے۔

اسلامی شریعت عدل وانصاف کی علمبردار ہے۔ اسلام نے روزِ اول ہی سے انسانی معاشرے کی اس مہلک بیماری کی جڑوں، اس کے اندرونی اسباب اور چور دروازوں کا کھوج لگا کر ان تمام پر زبردست پابندی عائد کی۔ اور اس کی روک تھام، سد باب کے لیے مفید تدابیر اختیار کیں۔ جس سے دنیا کو اس مہلک مرض سے نجات پانے کی راہ ملی۔

شریعت مطہرہ لوگوں کے اموال کی حفاظت شدت سے چاہتی ہے۔ اور رشوت ستانی جیسے حرام اور باطل طریقے سے کسی کا مال کھانے سے سختی سے منع فرماتی ہے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَلاَ تَـأْ كُـلُـوْا أَمْـوَالَـكُـمْ بَيْـنَـكُـمْ بِالْبَاطِلِ ﴾ [البقرة: ١٨٨] "اور آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے نہ کھاؤ۔"

ہدیہ اور رشوت: یوں تو ہدیہ آپس میں محبت بڑھانے اور دلوں کے کینے دور کرنے کا ذریعہ ہے، اسی مقصد کے لیے نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: "**يـا نسـاء الـمسـلـمـات لا تـحـقـرنَّ جـارةٌ لجـارتهـا ولو فرسن شاةٍ**" [البخاري ح:٢٤٢٧، ٥٦٧١، مسلم ح:٢٤٢٦ عن أبي هريرة] "مسلمان خواتین! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے لیے تحفہ بھیجنے میں کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے، اگر چہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔" "**تهـادَوا تـحـابُّـوا**" [سنن البيهقي الكبرىٰ ٦/١٦٩ ح:١١٧٢٦، الأدب المفرد للبخاريؒ ح:٥٩٤ عن أبي هريرة وحسنه الألباني] "**تهـادو تـحـابّوا وتصافحوا يذهب الغِلُّ عنكم**" [تاريخ ابن عساكر ٦١/٢٢٥ عن أبي هريرة مرفوعًا] "ایک دوسرے کو ہدیہ دو، اس سے محبت بڑھے گی۔ ایک دوسرے سے مصافحہ کرو اس سے تمہارا کینہ اور حسد جاتا رہے گا۔"

ایک روایت میں اس طرح فرمایا: "**تهـادَوا إنّ الـهـديةَ تُـذهبُ حسـدَ الصدرِ ولا تَحقرنَّ جارةٌ لجارتِها ولـو بفرسنِ شاةٍ**" [كنز العمال] "ایک دوسرے کو ہدیہ دو، اس سے دل کا کینہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے ہدیہ کو حقیر نہ جانے اگر چہ وہ بکری کا ایک کھر ہی ہدیہ میں کیوں نہ دے۔"

ان روایات سے واضح ہوتا ہے کہ ہدیہ محبت میں اضافہ اور کینہ دور کرنے کا سبب ہے؛ لیکن کسی ذمہ داری یا

فرضِ منصبی کی انجام دہی پر ہدیہ اور تحفہ دینا رشوت ہے۔ کسی منصب کے حصول یا آئندہ ضرورت کے تحت کسی کو بھی ہدیہ قبول نہیں کرنا چاہئے۔ جنہیں منصب پر فائز ہونے سے پہلے تحفہ نہیں ملا کرتا تھا۔

رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے: "هدايَا العمالِ غلولٌ" [مسند أحمد ٥/٤٢٤ ح:٢٣٦٤٩، البيهقي ١٠/١٣٨ ح:٢٠٢٦١، البـــزار ٩/١٧٢ ح:٣٧٢٣] "منصب داروں اور تحصیلداروں کے کل تحائف خیانت ہیں۔" اس طرح آپ ﷺ سے روایت کی گئی ہے: "الهديةُ تذهبُ بِالسمعِ والقلبِ والبصرِ" [الطبراني ١٧/١٨٣ وقال الهيثمي: ضعيفٌ جدًا للفضل بن المختار، وأورده القاري في الموضوعات الكبرىٰ ح:٣٩٣ وضعفه] "ہدیہ کان، دل اور آنکھوں کو چھین لیتا ہے۔" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "الهديةُ تعوِّرُ عينَ الحكيمِ" [مسند الديلمي] "تحفہ حکمت والے آدمی کو بھی اندھا کر دیتا ہے۔"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فرمودات: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے عاملوں، ملازموں اور تحصیلداروں کے پاس یہ فرمان لکھ بھیجتے تھے: "إياكم والهدايا فإنها هي الرشا" [معين الحكام] "ہدیہ سے بچو کیونکہ یہ بھی رشوت ہے۔" پھر فرمایا: "يأتي على الناس زمانٌ يستحلُّ فيه السُحتُ بالهديةِ" "ایک زمانہ آئے گا جب لوگ حرام کو ہدیہ کہ کر اپنے لیے حلال کر لیں گے۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو تحصیلدار بنایا، وہ فارغ ہو کر گھر آئے تو اس کے پاس کچھ مال تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: یہ مال کہاں سے ملا ہے؟ اس نے کہا: مجھے تحفے کے طور پر ملا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے دشمن! اگر گھر بیٹھے رہتے پھر دیکھتے کہ تمہیں کوئی تحفہ دیتا ہے یا نہیں؟ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے مال لے لیا اور اُسے بیت المال میں جمع کروایا۔" [عون المعبود] آپ رضی اللہ عنہ تمام گورنروں کو کہتے: تحفہ قبول نہیں کرنا، تحفہ قبول نہیں کرنا۔ اگر قبول کر لیتے تو وہ بیت المال میں جمع فرماتے۔ کوئی کہتا کہ رسول اللہ ﷺ تحفہ قبول فرماتے تھے؛ تو آپ جواب دیتے "آپ ﷺ کے وقت میں وہ ہدیہ ہوتا تھا، لیکن آج یہ رشوت ہے۔"

روم کی شہزادی کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تحفہ: روم کی شہزادی نے جناب عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کو تحفہ بھیجا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو قبول کرنے سے منع فرمایا۔ [جريمة الرشوة]

رشوت لینے اور دینے والوں کا انجام: حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "الراشي والمرتشي كلاهما في النار" "رشوت دینے اور لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔"